آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ — نمبر اکتیس

حزقی ایل نمبر بارہ

Jeff Pippenger

2026-09-20

پچھلا مضمون اس پیراگراف پر ختم ہوا تھا جس میں لکھا تھا: ”313 کی عہدی شادی، پوپائی اقتدار کی ریاستہائے متحدہ کے ساتھ آخری عہدی شادی کی نمائندگی کرتی ہے—مکاشفہ سترہ کے دس بادشاہوں میں سرفہرست بادشاہ؛ ایک دو سینگوں والی قدرت جو فرانس کی دو سینگوں والی قدرت کی تمثیل سے ظاہر کی گئی ہے۔ وہ تاریخ جو 496 میں کلووس سے شروع ہوئی اور بالآخر 533 میں جسٹنین کے فرمان اور 538 میں پوپائیت کے تخت نشین ہونے تک پہنچی، 1989 سے اتوار کے قانون تک کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے۔“

رونالڈ ریگن کی تمثیل 496 میں کلووس کے ذریعے پیش کی گئی، اور ڈونلڈ ٹرمپ کی تمثیل 533 میں جسٹینین کے ذریعے پیش کی جاتی ہے۔ جسٹینین کا فرمان 538 میں پاپائیت کے تخت نشین ہونے سے پانچ سال پہلے آیا، اور میلان کا فرمان 321 کے پہلے اتوار کے قانون سے آٹھ سال پہلے جاری ہوا۔ یہ فرمان اور حکم نامہ دونوں اُس راہ نما نشان کے طور پر ہم آہنگ ہیں جو اتوار کے قانون سے پہلے واقع ہوتا ہے۔

ریگن

1870 میں، اطالوی فوجوں نے روم پر قبضہ کر لیا (20 ستمبر 1870)۔ پوپائی ریاستیں ایک علاقائی ریاست کے طور پر وجود سے مٹ گئیں، اور پوپ پیئس نہم ”ویٹیکن کے قیدی“ بن گئے۔ چونکہ اب پوپ کے زیرِ اقتدار کوئی ایسا علاقہ باقی نہ رہا تھا جسے ایک خودمختار ریاست کے طور پر تسلیم کیا جاتا، اس لیے ریاستہائے متحدہ نے (بہت سے دوسرے ممالک کی طرح) پوپ کے ساتھ بطور زمانی حاکم باضابطہ سفارتی تعلقات برقرار نہ رکھے۔ اکتوبر 1951 میں، صدر ہیری ایس ٹرومین نے جنرل مارک ڈبلیو کلارک کو ویٹیکن میں امریکی سفیر کے طور پر نامزد کیا۔ بہت سے پروٹسٹنٹ گرجا گھروں اور تنظیموں کی جانب سے فوراً ہی شدید مخالفت سامنے آئی، جنہوں نے استدلال کیا کہ یہ تقرری کلیسا اور ریاست کی علیحدگی کی خلاف ورزی ہے۔ جنوری 1952 میں جنرل کلارک نے اپنا نام واپس لے لیا۔

10 جنوری 1984 کو صدر رونالڈ ریگن اور پوپ جان پال دوم نے ریاستہائے متحدہ اور ہولی سی کے درمیان مکمل سفارتی تعلقات قائم کرنے پر باضابطہ طور پر اتفاق کیا۔ 9 اپریل 1984 کو ولیم اے۔ ولسن (جو پہلے ہی ریگن کے ذاتی نمائندے کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے) نے اپنی اسنادِ سفارت پیش کیں اور ہولی سی کے لیے ریاستہائے متحدہ کے پہلے سفیر بن گئے۔

1951 سے 1984 تک کے تینتیس برسوں کے اندر کیتھولکیت کے خلاف پروٹسٹنٹ ازم کی مزاحمت تحلیل ہو گئی۔ وہ ”بازو“ جو 496 میں کلووس کے ذریعے پاپائیت کے لیے کھڑے ہوئے تھے، 1984 سے 1989 تک ریگن کی تمثیل پیش کرتے ہیں۔ کلووس اُس مذہب (بت‌پرستی) کے ہٹائے جانے کی نمائندگی کرتا تھا جو پاپائیت کو دوبارہ اقتدار میں اُبھرنے سے روک رہا تھا، اور 1984 تک پاپائیت کے عروج کے خلاف پروٹسٹنٹ ازم کی مزاحمت بھی دور کر دی گئی تھی۔ ”روزانہ“ (بت‌پرستی) ہٹا دی گئی تھی، اور پولس پاپائیت کے خلاف بت‌پرستی کی مزاحمت کے اس ہٹائے جانے کو ”ارتداد“ قرار دیتا ہے۔

قسطنطینِ اعظم اور 313 سے 538 تک کی تاریخ کے ذریعہ ظاہر کی گئی مصالحت پسند علامتی کلیسیا ایک ایسے دور کی نمائندگی کرتی تھی جب ایک کلیسیا نے اپنے آپ کو سمجھوتے کے سپرد کر دیا اور راہِ حق سے برگشتہ ہو گئی۔ وہ مذہب جس کی نمائندگی ‘508’ سے کی گئی ہے، اور جس نے اس سے

پہلے پاپائی اقتدار کی پیش قدمیوں کو روک رکھا تھا، ریاستہائے متحدہ میں پروٹسٹنٹس کی ارتداد پذیری کی تمثیل تھا۔ ریگن کی نمائندگی کلووس کے ذریعہ کی گئی تھی۔ 496 میں کلووس نے اپنی "طاقت" پاپائیت کے حوالے کر دی، اور یوں اس نے اس "ناپاک اتحاد" کی تمثیل پیش کی جو ریگن کے برسوں میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ کلووس 508 میں "روزانہ" کے اُٹھا لیے جانے کی بھی نمائندگی کرتا تھا۔ 508، 1984 کی تمثیل تھا۔

> "بت‌پرستی اور مسیحیت کے درمیان اس سمجھوتے کے نتیجے میں 'گناہ کا وہ مرد' وجود میں آیا جس کی بابت نبوت میں پیشین گوئی کی گئی تھی کہ وہ خدا کی مخالفت کرے گا اور اپنے آپ کو خدا سے بڑھائے گا۔ جھوٹے مذہب کا وہ عظیم الشان نظام شیطان کی قدرت کا شاہکار ہے—اس کی اُن کوششوں کی ایک یادگار جن کے ذریعے وہ اپنے ارادہ کے مطابق زمین پر حکومت کرنے کے لیے اپنے آپ کو تخت پر بٹھانا چاہتا ہے۔" The Great Controversy, 50.

ریگن نے 1983ء کی ایک تقریر میں سوویت یونین کو مشہور زمانہ طور پر "empire" empire" کہا اور الحادی کمیونزم کو ایک نہایت گہرا اخلاقی اور روحانی خطرہ سمجھا۔ اس نے اور جان پال دوم نے سوویت کمیونزم کے خلاف ایک قریبی ذاتی اور سیاسی شراکت قائم کی۔ دونوں اشخاص اس جدوجہد کو اخلاقی، بلکہ تقدیری معنوں میں دیکھتے تھے؛ ریگن نجی طور پر ایک "Plan" Plan" کا ذکر کرتا تھا جس کے ذریعے کمیونزم کو گرانا مقصود تھا۔ ریگن کو فاطمہ کے ظہورات میں دل چسپی تھی (وہ تنبیہ کہ "errors" would spread her errors" اور ان دونوں رہنماؤں نے اپنے اس مشترک احساس پر گفتگو کی کہ خدا نے ان کی جانیں (دونوں 1981ء میں قتل کی کوششوں سے بچ گئے تھے) ایک ایسے مقصد کے لیے بچائی تھیں جو کمیونزم کی شکست سے متعلق تھا۔

مسیح کے شاگرد

ریگن کی پرورش ڈسائپلز آف کرائسٹ فرقے میں ہوئی، جس کے بانی اکابر نے صراحت کے ساتھ یہ تعلیم دی تھی کہ کاتھولکیت کا پوپ ہی دجّال ہے۔ ڈسائپلز آف کرائسٹ کلیسیا کے ابتدائی دور کے سب سے نمایاں راہنما، الیگزینڈر کیمبل، بار بار پاپائیت کو دجّال قرار دیتے رہے۔ مباحثوں اور تحریروں میں انھوں نے استدلال کیا کہ دانی ایل 7 کا چھوٹا سینگ، مکاشفہ 13 کا درندہ، اور 2 تھسلنیکیوں 2 کا مردِ گناہ—سب کے سب روم کے پوپوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ انھوں نے ان تطبیقات کو عوامی مناظروں میں بھی استعمال کیا (جن میں 1837ء میں کاتھولک بشپ جان بی۔ پرسل کے ساتھ مناظرہ بھی شامل ہے)۔ بارٹن ڈبلیو۔ اسٹون نے پوپ کی حکومت کو حقیقی دجّال اور "مردِ گناہ" کہا۔ والٹر اسکاٹ (اس تحریک کے ایک اور ابتدائی مبشر) نے لکھا کہ مردِ گناہ، یعنی روم کا پوپ، مسیحی کلیسیا میں اٹھ کھڑا ہوگا اور اپنے آپ کو خدا سے بالاتر کرے گا۔

ریگن کی والدہ نیل، ڈسائپلز آف کرائسٹ فرقے کی ایک نہایت دیندار رکن تھیں اور اُن کے بچپن میں مذہبی اعتبار سے سب سے بڑا اثر انہی کا تھا۔ ریگن نے گیارہ برس کی عمر میں ڈکسن، الینوائے میں ڈسائپلز آف کرائسٹ کلیسیا میں بپتسمہ لیا، اور نوعمری میں وہاں سرگرم رہے (جس میں سنڈے اسکول کی تعلیم دینا بھی شامل تھا)۔ انھوں نے یوریکا کالج میں تعلیم حاصل کی، جو ڈسائپلز آف کرائسٹ سے وابستہ تھا۔

> "جو لوگ کلام کی اپنی سمجھ میں الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں، جو دجال کے معنی کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ یقیناً اپنے آپ کو دجال کے فریق میں لا کھڑا کریں گے۔ اب ہمارے لیے دنیا کے ساتھ ہم آہنگ ہو جانے کا کوئی وقت نہیں ہے۔" Kress Collection, 105.

ریگن کی تمثیل کلووس سے بھی دی گئی تھی اور قسطنطین اعظم کی مصالحت سے بھی۔ 1989 میں زمانۂ آخر کے آغاز کے بعد سے آخری آٹھ صدور میں ریگن بھی پہلا تھا۔ آخری آٹھ صدور میں پہلا

ہونے کے ناطے وہ ڈونلڈ ٹرمپ کی تمثیل ہے، جو ریگن کی مانند پاپائیت کے حقیقی مقاصد اور اس امر کے بارے میں کہ پاپائیت ہے کیا، نہایت گہری الجھن کا شکار ہے۔

> کیا دو شخص اکٹھے چل سکتے ہیں، جب تک کہ اُن میں اتفاق نہ ہو؟ عاموس 3:3۔

دانی ایل کے گیارھویں باب میں چھٹی اور آخری عہدِ ازدواجی اُس تاریخ میں واقع ہوتی ہے جو 1989 میں وقتِ آخر سے شروع ہوتی ہے، اور ڈونلڈ ٹرمپ کی تاریخ پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

> "ریاستہائے متحدہ میں اس وقت جو تحریکیں جاری ہیں تاکہ کلیسیا کے اداروں اور رسوم و رواج کے لیے ریاست کی حمایت حاصل کی جائے، اُن میں پروٹسٹنٹ پاپائیوں کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، وہ پاپائیت کے لیے دروازہ کھول رہے ہیں تاکہ وہ پروٹسٹنٹ امریکہ میں اُس بالادستی کو پھر سے حاصل کرلے جسے وہ قدیم دنیا میں کھو چکی ہے۔" The Great Controversy, 573.

سن 313 کا ازدواجی عہد اور فرمانِ میلان، 533 کی تاریخ کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، اور 533 میں جسٹینین کا فرمان ایک بار پھر ایک نام نہاد مسیحی انتظامیہ کے ذریعے نافذ کیا جائے گا، جو اب یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ پاپائی اقتدار کو ایک مسیحی ادارہ قرار دینا، بہترین صورت میں ایک متناقض تعبیر ہے، اور بدترین صورت میں ایک مہلک فریب۔

کلیسیا اور ریاست

457 قبل مسیح میں، ارتحشستا کے تیسرے فرمان نے سیاسی اور مذہبی دونوں اختیار کے لیے قومی خودمختاری بحال کر دی۔

> اور تُو، اے عزرا، اپنے خدا کی اُس حکمت کے مطابق جو تیرے ہاتھ میں ہے، ایسے حاکم اور قاضی مقرر کر جو دریا کے پار کے سب لوگوں کا انصاف کریں، یعنی اُن سب کا جو تیرے خدا کی شریعت کو جانتے ہیں؛ اور جو اُسے نہیں جانتے، تم اُنہیں سکھاؤ۔ اور جو کوئی تیرے خدا کی شریعت اور بادشاہ کے قانون پر عمل نہ کرے، اُس پر فوراً سزا نافذ کی جائے، خواہ موت ہو، یا جلاوطنی، یا مال کی ضبطی، یا قید۔ عزرا 7:25، 26۔

تیسرے فرمان نے خدا کی شریعت اور بادشاہ کے قوانین دونوں کے لیے عدالت اور سزا نافذ کرنے کا اختیار فراہم کیا۔ اس فرمان نے تئیس سو سالہ نبوت کے آغاز کو نشان زد کیا، جو 22 اکتوبر 1844ء کو اختتام پذیر ہوئی، جب مسیح ناگہاں اپنی ہیکل میں آیا۔ اس نے اڑھائی سو سالہ نبوت کے آغاز کو بھی نشان زد کیا، جو 207 قبل مسیح میں اختتام پذیر ہوئی، اس تاریخ کے ضمن میں جو 217 قبل مسیح میں رافیہ کی لڑائی اور 200 قبل مسیح میں پانیئم کی لڑائی کے درمیان واقع ہے۔ 457 قبل مسیح میں شہری اور مذہبی حاکمیت دونوں کی بحالی ایک دوہرا الفا متعین کرتی ہے جو دو اومیگا تکمیلات پاتی ہے۔ دونوں اومیگا تکمیلات ایک بند دروازے کی نمائندگی کرتی ہیں؛ ایک پروٹسٹنٹ سینگ کے لیے اور دوسری ریپبلکن سینگ کے لیے۔

دو ہزار تین سو سال کی پہلی نبوت خدا کی شریعتوں کی نمائندگی کرتی تھی، اور دو سو پچاس سالہ نبوت بادشاہ کے قوانین کی نمائندگی کرتی تھی۔ یہ دونوں نبوتیں مکاشفہ تیرہ کے زمینی درندہ پر پروٹسٹنٹ ازم کے سینگ اور ریپبلکن ازم کے سینگ کی نشان دہی کرتی ہیں۔ زمینی درندہ کا ریپبلکن سینگ دانی ایل گیارہ کی آیات گیارہ سے سولہ کے درمیان کے وسط میں رکھا گیا ہے۔ رافیہ اور پانیوم کے درمیان سترہ سالہ عرصہ 457 قبل مسیح میں تیسرے فرمان کی دوہری نبوت کے ایک سینگ سے منقطع ہوتا ہے۔ یہ دو رُخی نبوت آخری عہدی قوم کی عدالت کی بھی نشان دہی کرتی ہے اور اس قوم کی عدالت کی بھی جہاں اس عہدی قوم کی جڑیں پائی جاتی ہیں۔

> اور اُس نے ابرام سے کہا، یقین جان کہ تیری نسل اُس سرزمین میں، جو اُن کی نہ ہوگی، پردیسی ہوگی، اور وہ اُن کی غلامی کریں گے؛ اور وہ اُنہیں چار سو برس تک ستائیں گے۔ اور اُس قوم کو بھی، جس کی وہ غلامی کریں گے، میں سزا دوں گا؛ اور اُس کے بعد وہ بڑے مال کے ساتھ نکل آئیں گے۔ پیدائش 15:13، 14۔

حزقی ایل کی کتاب میں 22 اکتوبر 1844 کی تمثیل 22 اکتوبر 573 قبل مسیح سے کی گئی ہے۔ ایک تاریخ تحقیقاتی عدالت کے آغاز کی نشان دہی کرتی ہے، اور دوسری عدالت کے عمل کے آغاز اور اختتام، دونوں موقعوں پر، یوبیل کے نرسنگے کے پھونکے جانے کی نشان دہی کرتی ہے۔ دونوں تاریخیں باہم ہم آہنگ ہیں، اور دونوں ایک بند دروازے کی نشان دہی کرتی ہیں۔ 1844 اُس دروازے کے بند ہونے کی نمائندگی کرتا ہے جو مقدس مقام کا تھا، جب مسیح اقدس الاقداس میں داخل ہوا۔ 573 قبل مسیح انسانی مہلتِ آزمائش کے اختتام کی نشان دہی کرتا ہے، جہاں گناہ کے وہ غلام جو مخلصی پا چکے ہیں اپنی آزادی عطا کیے جاتے ہیں، اور سکونت کے لیے ایک نئی زمین بھی۔

> اور اگر ان برسوں میں اُس کا فدیہ نہ دیا جائے، تو وہ سالِ یوبیل میں آزاد ہو جائے گا، وہ بھی اور اُس کے ساتھ اُس کے بچے بھی۔ کیونکہ بنی اسرائیل میرے لیے خادم ہیں؛ وہ میرے ہی خادم ہیں جنہیں میں ملکِ مصر سے نکال لایا: میں ہی خداوند تمہارا خدا ہوں۔ احبار 25:54، 55۔

22 اکتوبر کے یہ دونوں مواقع عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے بند دروازے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ایڈونٹ ازم کو دی گئی آزمائش کی مہلت 1844 میں شروع ہوئی اور عنقریب آنے والے اتوار کے قانون پر اختتام پذیر ہوتی ہے، اور ریاستہائے متحدہ کو دی گئی آزمائش کی مہلت بھی عنقریب آنے والے اتوار کے قانون پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ یہ دونوں اختتامات 22 اکتوبر کے ساتھ، 2,300 برس اور دو سو پچاس برس کے دو گواہوں کے مطابق، ہم آہنگ ہیں۔

دو سو پچاس برس، جو رافیہ اور پانیئم کے درمیان تاریخ میں اختتام کو پہنچتے ہیں، دونوں لڑائیوں کے زمانے کو دو علامتی اعداد میں تقسیم کرتے ہیں، جو مل کر اپنا ایک خاص مفہوم رکھتے ہیں۔ رافیہ کے دس سال بعد — جس کے معنی سرحدی علاقہ ہیں — اور پانیئم سے سات سال پہلے، جو ایک ایسی جنگ تھی جو میدان میں لڑی گئی اور محاصرہ پر ختم ہوئی۔ دس اور سات بطورِ علامت کئی گواہوں کی رو سے اژدہا کی قوت کی شناخت کرتے ہیں۔ 207 قبلِ مسیح ٹرمپ کو، جو زمینی درندہ کی علامت ہے، دانی ایل 11 کی آیت گیارہ اور پندرہ کے درمیان نبوتّی طور پر اس طرح رکھتا ہے کہ وہ اژدہا کی مانند بولنے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے، جیسا کہ عدد دس اور عدد سات کے امتزاج سے ظاہر کیا گیا ہے۔

سترہ بھی علامتی اہمیت رکھتا ہے، اور یہ رافیہ سے پانیوم تک کی تاریخ کو پانیوم سے آگے بھی، اور نیز رافیہ سے پہلے بھی، وسعت دیتا ہے۔ بطلیموس چہارم فلوپیٹر 221 ق م سے 204 ق م تک بطلیموسی مصر کا بادشاہ رہا، اور اس نے 217 ق م میں رافیہ کے مقام پر انطیوکسِ اعظم کو شکست دی۔ بطلیموس نے رافیہ سے پہلے حکومت شروع کی، اور وہ 'سترہ' برس تک حکومت کرتا رہا۔ عدد سترہ ایک ایسے تاریخی دور کی نمائندگی کرتا ہے جو رافیہ سے پہلے شروع ہوتا ہے، اور جو پانیوم کی لڑائی اور صیدا کے محاصرہ سے آگے بڑھتے ہوئے 330 کے سال سے ممثل انسانی آزمائش کی مہلت کے اختتام تک پہنچتا ہے۔ سمیرنا کی کلیسیا کے دور کے لیے ڈھائی سو سالہ نبوت 64 میں شروع ہوئی اور 313 کے فرمانِ میلان اور معاہدۂ ازدواج پر ختم ہوئی۔

قسطنطینِ اعظم کلیسیائے پرگامس کی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے، اور وہ تاریخ 313 میں شروع ہوئی اور 538 میں اختتام پذیر ہوئی۔ 313 میں ڈھائی سو سالہ نبوت کے اختتام کے بعد کے پہلے "سترہ" برس تین نشانِ راہ رکھتے ہیں۔ 313 فرمانِ میلان تھا، 321 پہلا اتوار کا قانون تھا، اور سلطنت کی تقسیم 330 میں نشان زد ہوتی ہے۔ 330 اس آخری اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتا ہے جو انسانی مہلتِ آزمائش کے خاتمہ کو نشان زد کرتا ہے۔ پس عدد سترہ رافیہ سے پہلے شروع ہوتا ہے اور پانیوم اور

صیدون کی فوجی مہم کے بہت بعد ختم ہوتا ہے۔ دانی ایل گیارہ کی آیت سولہ ریاستہائے متحدہ میں اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے۔

سمیرنا کی نبوت محاصرہ کی اُس علامت کی نشان دہی کرتی ہے جو حزقی ایل کے انتباہی پیغام کا عین مرکز ہے۔ وہ امتیازی نشان جو سنڈے لا سے پہلے ظاہر ہوتا ہے، جیسا کہ یروشلم کی تباہی کی دو تمثیلوں میں پیش کیا گیا ہے، محاصرہ ہے؛ لیکن وہ میلان کا فرمان بھی ہے، جو حیوان کی شبیہ کی تشکیل کا آغاز کرتا ہے۔

محاصرے کے وقت ایک عہدی ازدواجی جلوس وقوع پذیر ہوگا۔ یہ اُس ازدواجی جلوس کا ایک فریکٹل ہے جو ریگن سے شروع ہوا، جیسا کہ 496 میں کلووس کے ذریعہ اس کی تمثیل کی گئی؛ لیکن نکاح کی طرف آخری جلوس محاصرے کے وقت شروع ہوتا ہے، جو 533 کے جسٹنین کے فرمان اور 313 کے فرمانِ میلان کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ دونوں علامتی نقاط اتوار کے قانون سے پہلے واقع ہوتے ہیں۔ 313 سنہ 321 کے پہلے اتوار کے قانون سے پہلے تھا، اور 533 کا فرمان سنہ 538 میں اورلینز کی تیسری کونسل میں اتوار کے قانون سے پہلے تھا۔ کسی نہ کسی نوع کی قانون سازی جسٹنین کے فرمان اور فرمانِ میلان، دونوں کی نبوتی خصوصیات کو پورا کرے گی، جبکہ کسی نہ کسی نوع کی ایک علامتی عہدی شادی بھی قائم کی جائے گی۔

جب وہ فرمان جاری کیا جاتا ہے تو تیاری کرنے کے لیے بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے، کیونکہ مہلتِ توبہ کا دروازہ پروٹسٹنٹ سینگ پر اسی یقین کے ساتھ بند ہو جاتا ہے جیسے وہ مصر میں پہلے فسح کے وقت بند ہوا تھا۔ اس کے بعد اتوار کے قانون کو، یعنی اگلے نشانِ راہ کو، نہ صرف یہ متعین کرتا ہے کہ حیوان کی شبیہ پوری طرح تشکیل پا چکی ہے، بلکہ یہ بھی کہ حیوان کے نشان کا نفاذ بھی ہو رہا ہے۔ اتوار کا قانون ریپبلکن سینگ کے لیے، جو مکاشفہ تیرہ کا زمینی حیوان ہے، مہلتِ توبہ کے خاتمے کی علامت ہے، اسی یقین کے ساتھ جیسے فرعون اور اس کا لشکر فسح کے بعد بحرِ قلزم میں ہلاک ہوئے تھے۔

دو سو پچاس برس کی وہ مدت جو 207 ق م میں اختتام پذیر ہوتی ہے، ڈونلڈ ٹرمپ کی نشان دہی کرتی ہے، جو انطیوکس میگنس کے طور پر ممثل ہے جبکہ وہ آنے والی مہم کی تیاری کر رہا ہے، جو پینیم کے میدان سے شروع ہوتی ہے اور صیدا کے محاصرہ پر ختم ہوتی ہے۔ پینیم کی جنگ کے بعد، بطلیموسی سپہ سالار اسکوپاسِ ایتولیا تقریباً 10,000 زندہ بچ جانے والے سپاہیوں کے ساتھ شہرِ صیدا کی طرف بھاگ گیا۔ انطیوکس نے اس کا تعاقب کیا اور صیدا کا 'محاصرہ' کر لیا۔ اسکندریہ میں بطلیموسی حکومت نے امدادی فوج روانہ کی، مگر وہ ناکام رہی۔ فاقہ کشی کا سامنا کرتے ہوئے، اسکوپاس نے شہر حوالے کر دیا۔ انطیوکس نے اسکوپاس کو جانے کی اجازت دے دی؛ اسکوپاس بعد میں مصر واپس لوٹا، جہاں بالآخر اس پر غداری اور خردبرد کے الزامات کے تحت اسے سزائے موت دے دی گئی۔ صیدا کے محاصرے نے پینیم کے بعد کوئلے-شام پر انطیوکس کی فتح کو مکمل کر دیا۔

سسٹر وائٹ، اوریاہ اسمتھ کی کتاب، Daniel and the Revelation کو "خدا کا مددگار ہاتھ" قرار دیتی ہیں۔ اسمتھ، دانی ایل باب 11 کی آیات 14 اور 15 پر اپنی تفسیر میں انطیوکس کی دو مرحلوں پر مشتمل مہم کی نشاندہی کرتا ہے۔

> مصر کے نو عمر بادشاہ کی تعلیم و تربیت رومی سینیٹ نے م۔ ایمیلیس لیپیڈس کے سپرد کی، جس نے اریستومینس کو، جو اس دربار کا ایک عمر رسیدہ اور تجربہ کار وزیر تھا، اس کا سرپرست مقرر کیا۔ اس کا پہلا اقدام دو متحدہ بادشاہوں، فلپ اور انطیوکس، کے متوقع حملے کے خلاف پیش بندی کرنا تھا۔
>
> "اسی مقصد کے لیے اُس نے آیطولیہ کے ایک مشہور سپہ سالار، اسکوپاس کو—جو اُس وقت مصریوں کی خدمت میں تھا—اپنے وطن روانہ کیا تاکہ وہ لشکر کے لیے مزید کمک فراہم کرے۔ ایک

لشکر تیار کر لینے کے بعد وہ فلسطین اور کوئلے-سوریہ کی طرف روانہ ہوا (کیونکہ انطیوخس ایشیائے اصغر میں آطالُس کے ساتھ جنگ میں مشغول تھا)، اور اُس نے تمام یہودیہ کو مصر کے اقتدار کے تابع کر دیا۔"

"یوں ہمارے سامنے موجود آیت کی تکمیل کے لیے حالات ایک خاص صورت میں لے آئے گئے۔ کیونکہ انطیوخس نے، رومیوں کے حکم پر آتّالس کے خلاف اپنی جنگ موقوف کر کے، فلسطین اور کوئلہ-سوریہ کو مصریوں کے قبضہ سے واپس لینے کے لیے نہایت تیز اقدامات کیے۔ اس کے مقابلہ کے لیے اسکوپاس بھیجا گیا۔ اردن کے منابع کے قریب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے۔ [Panium] اسکوپاس شکست کھا گیا، اس کا تعاقب کرتے ہوئے اسے صیدا تک پہنچایا گیا، اور وہاں اس کا سخت محاصرہ کر لیا گیا۔ مصر کے تین نہایت قابل جرنیل، اپنی بہترین افواج کے ساتھ، محاصرہ اٹھوانے کے لیے بھیجے گئے، مگر بے سود۔ آخرکار اسکوپاس کو، قحط کے دبلا دینے والے اور ناقابلِ گرفت بھوت کی صورت میں، ایک ایسے دشمن کا سامنا ہوا جس کا وہ مقابلہ نہ کر سکا، اور اسے صرف جان بخشی کی رسوا کن شرطوں پر ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہونا پڑا؛ جس کے بعد اسے اور اس کے دس ہزار آدمیوں کو، برہنہ اور ہر چیز سے محروم کر کے، روانہ ہو جانے دیا گیا۔ یہاں شمال کے بادشاہ کی طرف سے نہایت مضبوط فصیل بند شہروں کے فتح کیے جانے کا واقعہ تھا؛ کیونکہ صیدا اپنے محلِ وقوع اور اپنی مدافعت، دونوں کے اعتبار سے، ان زمانوں کے مضبوط ترین شہروں میں سے ایک تھا۔ یہاں جنوب کی قوتِ حرب کی مزاحمت میں ناکامی تھی، اور ان لوگوں کی ناکامی بھی تھی جنہیں جنوب کے بادشاہ نے چنا تھا؛ یعنی اسکوپاس اور اس کی ایتولی افواج۔" Daniel and the Revelation, 257, 258.

دو سو پچاس سالہ مدت، جو 207 قبلِ مسیح میں اختتام پذیر ہوتی ہے، ڈونلڈ ٹرمپ کی نشان دہی کرتی ہے۔ دو سو پچاس سال کی وہ نبوت جو 313 میں مشرق اور مغرب کی معاہداتی شادی اور فرمانِ میلان پر ختم ہوتی ہے، ریاستہائے متحدہ میں حیوان کی شبیہ کی تشکیل کی نشان دہی کر رہی ہے۔ پرگمُس کی کلیسیا، جو 313 میں شروع ہوئی، اُس تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے جس میں مسیحیت، پاپائی قوت کے تخت نشین ہونے سے پہلے، بت پرستی کے مذہب کے ساتھ مصالحت کے ذریعے ارتداد کا شکار ہوئی۔ پرگمُس اور سال 313 اُس مصالحت کی تمثیل ہیں جس کی نمائندگی ریاستہائے متحدہ میں حیوان کی شبیہ کی تشکیل سے ہوتی ہے۔ یہ مسیحیت اور پاپائی روم کے درمیان مصالحت کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ کیتھولکیت کا مذہب ایک مسیحی ادارے کے بھیس میں ملبوس بت پرستی کے سوا نہ کچھ ہے نہ کم۔ دو سو پچاس سال کی وہ نبوت جو 1776 میں شروع ہوئی اور اس سال اختتام پذیر ہوتی ہے، وہ بھی ریاستہائے متحدہ ہی سے متعلق ہے۔ پس، دو سو پچاس سالہ تینوں نبوتیں مکاشفہ تیرہ کے زمینی حیوان کے کسی نہ کسی نبوتی پہلو سے متعلق ہیں، اور تینوں اُن نبوتی خطوط کے اندر اختتام پذیر ہوتی ہیں جن کی نمائندگی عدد سترہ کرتا ہے۔

اتوار کا قانون وہ وقت ہے جب ریاستہائے متحدہ اژدہا کی مانند بولتا ہے، اور کسی قوم کا بولنا اس کے قانون ساز اور عدالتی حکام کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے۔

"قوم کے ’بولنے‘ سے مراد اس کے قانون ساز اور عدالتی حکام کا عمل ہے۔" The Great Controversy, 442.

ٹرمپ نہ کوئی عدالتی اختیار ہے اور نہ قانون ساز اختیار، لہٰذا جلد آنے والا اتوار کے قانون کا نفاذ کانگریس کے ذریعے عمل میں آتا ہے۔ تاہم، کوئی بھی اقدام جو پاپائی اقتدار کو تقویت فراہم کرے، اتوار کے قانون کی تمثیل ٹھہرتا ہے۔ 533 کا فرمان، اور 313 کا حکم نامہ، اس مدت کے آغاز کی نشان دہی کرتے ہیں جب حیوان کی شبیہ قائم کی جاتی ہے۔ اس کا اختتام جلد آنے والے اتوار کے قانون پر ہوتا ہے، اور یسوع ہمیشہ ابتدا کے ذریعے انتہا کی تصویر کشی کرتا ہے؛ پس ٹرمپ کا کوئی ایسا اقدام جو ایک انتظامی حکم کے ذریعے بائبل کی نبوت کے مخالفِ مسیح کو کوئی بھی ”رعایت“ فراہم کرے، اس

تحریک کے الفا کی نمائندگی کرے گا، جو فقط اومیگا پر جا کر ختم ہوتی ہے، جب ریاستہائے متحدہ "اپنی حکومت کے اصولوں سے اس قدر منحرف ہو جائے گا کہ ایک اتوار کا قانون نافذ کرے گا۔"

"بہت سے لوگ، حتیٰ کہ ان لوگوں میں سے بھی جو اتوار کی پابندی نافذ کرنے کی اس تحریک میں سرگرم ہیں، اُن نتائج کے بارے میں اندھے بنے ہوئے ہیں جو اس اقدام کے نتیجے میں ظاہر ہوں گے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ وہ براہِ راست مذہبی آزادی پر ضرب لگا رہے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے کبھی بائبل کے سبت کے مطالبات کو نہیں سمجھا اور نہ اُس جھوٹی بنیاد کو جس پر اتوار کے ادارے کی عمارت قائم ہے۔ مذہبی قانون سازی کے حق میں کوئی بھی تحریک درحقیقت پاپائیت کے لیے رعایت دینے کا عمل ہے، جس نے اتنے طویل زمانوں تک ضمیر کی آزادی کے خلاف مسلسل جنگ کی ہے۔ اتوار کی پابندی بحیثیت ایک نام نہاد مسیحی ادارہ اپنی موجودگی 'بدکاری کے بھید' کی مرہونِ منت ہے؛ اور اس کا نفاذ عملاً اُن اصولوں کا اعتراف ہوگا جو رومنیت کا عین سنگِ بنیاد ہیں۔ جب ہماری قوم اپنے طرزِ حکومت کے اصولوں سے اس قدر انحراف کرے گی کہ ایک اتوار کا قانون نافذ کرے، تو پروٹسٹنٹیت اس فعل میں پاپائیت سے ہاتھ ملا لے گی؛ یہ اور کچھ نہیں بلکہ اُس جبر کو زندگی بخشنا ہوگا جو مدتِ دراز سے اپنی فرصت کے انتظار میں بے تابی سے تاک میں تھا تاکہ پھر سے فعال استبداد کی صورت میں جھپٹ پڑے۔" Testimonies, volume 5, 711.

"مذہبی قانون سازی کے حق میں کوئی بھی تحریک درحقیقت پاپائیت کے سامنے ایک رعایت کا عمل ہے،" اور ایسی تحریکیں عنقریب آنے والے اتوار کے قانون سے پیش تر واقع ہوتی ہیں۔

"اس دن کی عبادت کو نافذ کرنے والا فرمان تمام دنیا میں جاری ہونا ہے۔ ایک محدود حد تک، یہ پہلے ہی جاری ہو چکا ہے۔ متعدد مقامات پر شہری اقتدار اژدہا کی آواز میں بول رہا ہے، بالکل اسی طرح جیسے بت پرست بادشاہ نے عبرانی اسیروں سے کلام کیا تھا۔" Signs of the Times، 6 مئی، 1897۔

ہم اگلے مضمون میں ان امور کو جاری رکھیں گے۔